13618 ـ پانی کی موجودگی میں تیمم کرنے کا حکم

سوال

پانی موجود ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سےدرج ذیل سوال کیا گیا:

اپنے پاس پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرنے والے کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ عظیم منکر کام ہے، اس پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ پانی کی موجودگی میں وضوء نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے ایك شطر ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك دونوں ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں پر مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو پھر طہارت و پاکیزگی اختیار کرو، اور اگر بیمار ہو یا پھر سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی ایك پیشاب اور پاخانہ کرے، یا پھر اپنی بیوی سے جماع کرے اور پانی نہ پائے تو پھر پاك مٹی کے ساتھ تیمم کرتے ہوئے مٹی کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح کرے .

اور صحیحین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے کسی ایك کی بھی بے وضوء نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ وہ وضوء کر لے "

اللہ سبحانہ وتعالی نے پانی نہ ملنے، یا پھر بیماری کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم کو وضوء کے قائم مقام بنایا اور مباح کیا ہے.

اس کی دلیل مندرجہ بالا آیت اور درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو جب تم نشہ میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تك كہ تم اپنی بات كو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت كی حالت میں جب تك كہ غسل نہ كر لو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے كوئی قضائے حاجت كر كے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت كی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاك مٹی سے تیمم كرو، اور اپنے چہرے اور ہاتھ مل لو، بے شك اللہ تعالی معاف كرنے والا اور بخشنے والا ہے النساء (43)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" ہم ایك سفر میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے ساتھ تھے، رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں كو نماز پڑھائی تو دیكھا كہ ایك شخص لوگوں سے الگ تھلگ ہے، رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے كہا:

تم نے ہمارے ساتھ نماز كیوں نہیں ادا كی ؟

اس شخص نے جواب دیا: میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے، رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم مٹی استعمال كرلو تمہارے لیے یہی كافی ہے "

متفق علیہ.

اس سے یہ معلوم ہوا كہ پانی كی موجودگی اور اس كو استعمال كرنے كی استطاعت ہوتے ہوئے تیمم كرنا جائز نہیں، بلكہ مسلمان شخص جہاں بھی ہو اس كے لیے اپنی جنابت دور كرنے اور وضوء كرنے كے لیے پانی استعمال كرنا واجب ہے، جبكہ وہ پانی استعمال كرنے كی استطاعت ركھتا ہو، اور معذور نہ ہو، لیكن اگر اسے كوئی عذر ہے تو پھر تیمم كافی ہے.

تو اس طرح اس كی نماز صحیح نہیں، كیونكہ نماز صحیح ہونے كی شرائط میں سے استطاعت ہوتے ہوئے پانی كے ساتھ طہارت كی شرط مفقود ہے.

بہت سے بادیہ نشین ـ اللہ تعالی انہیں ہدایت دے ـ اور دوسرے افراد جو سیر و سیاحت كے لیے جاتے ہیں تیمم كرتے ہیں، حالانكہ ان كے پاس پانی بہت ہوتا ہے، اور پانی تك پہنچنا بھی آسان اور میسر ہے، بلاشك و شبہ یہ بہت عظیم تساہل اور قبیح عمل ہے، شرعی دلائل كے مخالف ہونے كی باعث اس كا ارتكاب كرنا جائز نہیں ہے.

انسان تیمم اس وقت كر سكتا ہے جب وہ پانی سے دور ہو، یا پھر اس كے پاس اتنا ہی پانی باقی ہو جو صرف اس كے

پینے اور اس کی اپنی اور اپنے اہل و عیال اور جانوروں کی زندگی بچانے کے لیے ہو، اور کہیں قریب پانی نہ ملے، اس لیے ہر مسلمان شخص کو اپنے سب معاملات میں اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اللہ نے اس پر جو واجب اور فرض کیا ہے اس پر عمل کرے.

ان واجب کردہ امور میں استطاعت ہوتے ہوئے پانی کے ساتھ وضوء کرنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس پر حرام کردہ اشیاء سے اجتناب بھی لازم ہے، اس میں پانی کی موجودگی اور اس کے استعمال کی استطاعت ہوتے ہوئے تیمم کرنا بھی شامل ہے.

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دین اسلام کی سمجھ اور دین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہم سب کو اپنے نفسوں کے شر اور ہمارے برے اعمال سے محفوظ رکھے، یقینا اللہ تعالی بڑا ہی سخی اور کرم والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.